الحمد للہ

رسالہ ہدایت قبالہ موضح حق و صواب و دافع شک و ارتیاب

مسمّٰی

سدّ الفر

لمہاجری بہار

معروف بہ

ہجرت بنگال

تصنیف لطیف حضرت ملک العلماء فاضل بہار مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب

رضوی قادری بہاری ہیڈ مولوی سینیر مدرس مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ

مطبوعہ لیتھو آرٹ پریس باکی پور پٹنہ

اول ۱۰۰۰ — ربیع الاول شریف — قیمت ۳/

فہرست تصنیفات حضرت ملک العلماء فاضل بہاری دام ظلہ

سنہ تصنیف			
۱۳۲۳	ظفر الدین الجید	۱۳۳۳	القول الاظہر فی الاذان بین یدی المنبر
″	الحسام المسلول علی منکر علم الرسول	۱۳۳۴	تجنیہ مناظرہ
۱۳۲۴	ثواب ارواح القدس لکشف حکم العرس	۱۳۳۴	کشف الستور عن مناظرہ رامپور
″	مبین الہدیٰ فی نفی امکان مثل المصطفیٰ	۱۳۳۵	موذن الاوقات
۱۳۲۵	التعلیق المجود علی القدوری	″	الاسلام لمسائل الصلاۃ والصیام
″	اعلام الساجد بصرف جلو التحیۃ الی المساجد	″	کافیہ
۱۳۲۶	بسط الراحۃ فی الحظر والاباحۃ	″	وافیہ
″	فیض الرضوی فی تکمیل الحموی	″	تقریب
″	شکست سفاہت	″	تہذیب
۱۳۲۷	المجمل المعدد لتصنیفات المجدد	۱۳۳۶	التقریر المبنی علی بناء المغنی
۱۳۲۸	رجم الکثرۃ علی الکلاب الممطرہ	″	تحفۃ الاحباب فی فتح الکوۃ والباب
۱۳۲۹	النبراس لدفع ظلام المنہاس	″	نظم اللآلی فی حروف المعانی
۱۳۳۰	توضیح التوقیت	۱۳۳۷	تحفۃ الاخیار فی احوال الاخیار
۱۳۳۱	التعلیق المغنی عن شرح المغنی	″	الاکسیر فی علم التکسیر
۱۳۳۲	رفع الخلاف من بین الاحناف	۱۳۳۸	سرور المحزون فی الصبر عن فوت العیون
۱۳۳۳	نزول السکینۃ باسانید الاجازات المتینۃ	۱۳۳۹	ہادی الہداۃ لترک الموالات
۱۳۳۳	خیر السلوک فی نسب السلوک	″	الاصلاح لاغلاط الایضاح
″	جواہر البیان فی ترجمۃ الخیرات الحسان	۱۳۴۰	سلم الافلاک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہ رب محمد صلی علیہ وسلم سلما

اواخر اکتوبر اور اوائل نومبر میں بہار کے ہندوؤں نے کانگریسی وزارت کے بھروسہ پر مسلمانوں کے ساتھ جس بربریت بہیمیت درندگی کا ثبوت دیا زمانہ جاہلیت میں بھی اس کا عشر عشیر کیا ہزارواں لاکھواں حصہ دیکھنا تو کجا سننے میں بھی نہ آیا ہوگا تاریخ عالم اس قسم کے واقعات سے خالی ہے۔ دنیا میں دشمنی کرنیوالوں کے ساتھ دشمنی کیجاتی ہے قتل کرنیوالوں کو قتل کیا جاتا ہے۔ نقصان پہنچانیوالوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے لیکن بے وجہ بیٹھے بٹھائے ناکردہ گناہوں پر مصیبت کا پہاڑ توڑنا دین دیانت والے تو کجا کسی شعور والے کا بھی کام نہیں۔ کہ ناکردہ گناہوں پر دو چار نہیں دس بیس نہیں سو پچاس نہیں ہزار دو ہزار نہیں دس دس ہزار بیس بیس ہزار کا مجمع آپہنچے اور قتل و غارت لوٹ مار اندھا دھند مچانا شروع کردے۔ جسمیں نہ بوڑھوں کی تمیز ہو نہ عورتوں کی نہ بچوں کی نہ دودھ پیتوں کی نہ معذوروں کی نہ معصوموں کی حتیٰ کہ حاملہ عورتوں کا پیٹ چاک کرکے ہونیوالے بچوں کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے۔ فرعون نے بھی بچوں کو دنیا میں آنے کے بعد قتل کیا تھا یہ قتل کا فرعون کا بھی ریکارڈ توڑنا ہوا۔ اور یہ سب باتیں اُس جماعت کے افراد کی منظم سازش سے ظہور پذیر ہوں جسکے بڑے لیڈر اہنسا اہنسا کی رات دن رٹ لگایا کرتے ہوں۔ جو جماعت سارے ہندوستان کی بہبود و فلاح کی مدعی ہو جو ہندو مسلمان دونوں کی

نمایندگی کی دعویدار ہو اُس کے افراد اپنے پڑوسی کی خدمت میں ہونے والی آزادی کا پہلا ہدیہ و تحفہ قتل و غارت لوٹ مار آتش زدگی گردن زدنی پیش کریں۔ ع
تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو! پھر لطف یہ کہ یہ سانحہ فاجعہ و حادثہ ہائلہ ایسے وقت کیا جاتا ہے جب بڑے بڑے لیڈر انگریزوں کو زبان سے کہتے ہیں کہ ہم میں سلطنت سنبھالنے کی صلاحیت ہو گئی ہے۔ آپ ہندوستان کے حکومت کی باگ ہمارے حوالہ کر کے اپنے وطن کی راہ لیجئے وہ لطور آزمائش عارضی حکومت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مستقل حکومت کا دستور و قانون بنا لیجئے۔ تاکہ آپکی قانون سازی کی صلاحیت بھی معلوم ہو اور یہ بھی دیکھیں کہ کس درجہ آپ میں رواداری اور مل جل کر حکومت کرنے اور دوسرے کے حقوق کی حفاظت و حمایت کی اہلیت و صلاحیت ہے۔ لیکن زبانی اہلیت کی دعوے کے ساتھ اپنے اعمال افعال اپنے پاؤں سے اسکے برعکس ثابت کیا اور زبان حال سے بانگ دہل اعلان کر دیا کہ ہم میں ہرگز ہرگز اہلیت و صلاحیت نہیں کہ حکومت کیا وزارت بھی سنبھال سکیں اگر آپنے سچ مچ جانے کا ارادہ کر لیا ہے تو اس ارادہ کو بدل دیجئے بلکہ اگر بستر بھی باندھ لیا ہے تو اسکو کھول ڈالیے اور نہایت اطمینان سے کم از کم ایک صدی اور مستقل رہنے کا قصد مصمم کر لیجئے۔ آپ کے نشاء کے خلاف جو احباب و تعلیمین ہندوستان کو آزاد کر دینے کی آپ سے فرمائش کرتے ہوں ان سے ان خونچکاں واقعات کو بیان کر دیجئے۔ سب لوگ اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہوں گے غرض اس واقعہ فاجعہ اور خاص کر ایسے وقت میں ہونے پر جس قدر رنج و حسرت ہو پایا جائے بہت ہی کم ہے مگر اس سے بہت زیادہ قلق آمیز اور خون کے آنسو رلانے والا یہ سماں ہے کہ اس حادثہ سے مسلمان ایسے حواس باختہ ہو گئے ہیں کہ آگے پیچھے اونچ نیچ نفع نقصان کے سوچ بچار کرنیکا دماغ ہی کھو بیٹھے۔ جیسے کچھ بستر باندھ رہا ہے یا لگ

سبز ٹکٹ لے کر بنگال جا رہا ہے اور اگر پوچھے تو اس بزدلانہ فعل کو شریعت کا رنگ دیکر ہجرت فرما رہے ہیں یہ ہجرت نہیں یہ بھگیلے آپ مہاجر نہیں کہلا سکتے آپ کا شمار بھگوڑوں میں ہے یوں دل خوش کرنے کو جو چاہیں کہہ لیں۔

ہجرت کیوں کی جاتی ہے؟

جب مسلمانوں پر اسلامی زندگی تنگ ہو شریعت پر عمل کرنے سے روکے جائیں شریعت کے خلاف کرنے پر مجبور کیے جائیں اُس وقت دین کی حفاظت دین کے بچاؤ کے لیے ایسی جگہ جہاں احکام اسلام پر آزادی کے ساتھ عمل کر سکیں ہجرت کا حکم ہے سیرت النبی جلد اول ہجرت کے بیان میں ہے "بہرحال قریش نے جور و ظلم کے عبرتناک کارنامے شروع کیے جب ٹھیک دوپہر ہو جاتی تو وہ غریب مسلمانوں کو پکڑتے عرب کی تیز دھوپ ریتیلی زمین کو دوپہر کے وقت جلتا توا بنا دیتی ہے۔ وہ ان غریبوں کو اسی تپے پر لٹاتے چھاتی پر بھاری پتھر رکھ دیتے کہ کروٹ بدلنے نہ پائیں بدن پر گرم بالو بچھاتے لوہے کو گرم کرکے اُس سے داغتے پانی میں ڈبکیاں دیتے" اس کے بعد ہجرت حبش کے بیان میں ہے "جان نثاران اسلام ہر قسم کی تکلیف جھیل سکتے تھے اور اُن کا پیمانہ صبر لبریز نہیں ہو سکتا تھا لیکن مکہ میں رہکر فرائض اسلامی کا آزادی سے بجا لانا ممکن نہ تھا اس وقت تک حرم کعبہ میں کوئی شخص بلند آواز سے قرآن شریف نہ پڑھ سکتا تھا" غرض ایسی مصیبت اور دینی امور سے روکے جانے پر بعض صحابہ نے ہجرت کی۔ اے میرے بنگال کے مسافرو میرے بھاری بھائیو! کیا واقعی آپ لوگ دینی امور بجا لانا چاہتے ہیں مگر اُس سے مجبور روکے جاتے ہیں اُن کی وجہ سے آپ کو ایسی ایسی مصیبتیں و ایذائیں دیجا رہی ہیں جن کو ایک حد تک برداشت کیا اب برداشت سے باہر ہو گئیں اور فرائض واجبات کا کیا ذکر نفل مستحبات نوافل ادا کرنے کے لیے آپ بے چین ہیں اور اسی شوق و ذوق میں بنگال جا رہے ہیں تو ضرور

بچائے اللہ آپ کا محافظ و نگہبان ہو لیکن اگر یہ بات نہیں اور ہرگز نہیں آپ یہاں بھی دینی امور کے ادا میں آزاد ہیں اور وہاں مسلم لیگی وزارت میں بھی اسلامی احکام کی بجا آوری پر مجبور نہ کئے جائیں گے بلکہ جس طرح یہاں ہیں اسی طرح اسلامی شرعی احکام کے لیے عملی پر آزاد رہیں گے۔ تو یہ ہجرت کا شاخسانہ کیا البتہ جیسا سننے میں آیا ہے کہ بعض بستیوں میں جہاں مسلمان ایک دو گھر ہیں اُن کو ہندو بنایا جارہا ہے عورتوں کو ہندنیوں کی طرح گودنا گودانے اور مردوں کو ٹیک رکھنے پر مجبور کیا جارہا ہے اور وہ لوگ مقاومت و مدافعت کی صلاحیت نہیں رکھتے ایسے لوگوں کو بلاشبہ ان بستیوں کو چھوڑ دینا جائز اور یہ ہجرت اسی نیت سے ضرور ہجرت شرعی ہوگی۔

ہجرت انبیاء کرام علیہم السلام

بعض لوگ اس موقع پر حضرات انبیاء کرام اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کو پیش کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ یہ ہمارا بھگیڑ انبیاء کرام علیہم السلام کی ہجرت کا اتباع ہے۔ اس پر بھی آپ ٹھنڈے دل سے غور کریں اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۝ انہیں عقل دی کہ نفع نقصان اچھی بری مفید مضر چیزوں کو سمجھ سکیں لیکن یہ عقل خداوند عالم تک رسائی اور اسکے احکام کی معرفت کیلئے کافی نہیں اسی لئے اپنی رحم و کرم سے مخلوق کی رہبری ہدایت کیلئے انبیاء کرام بھیجے وہ لوگ اعلیٰ خاندان کے افراد ہوتے ہیں بہترین چال چلن کے ہوتے ہیں نہایت ہی منفید اور بیش بہا احکام لیکر تشریف لاتے ہیں اُن پر خود بھی عمل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اُن پر چلنے کی ہدایت کرتے ہیں اُن کی ذاتی وجاہت صفائی خوبیاں احکام و تعلیم کی عمدگیاں یہ سب اس امر کی ضامن ہوتی ہیں کہ یہ بالکل سچے ہیں ان کی بات ماننے اور ان کی تعلیم پر عمل کرنے سے دین و دنیا کے فوائد و برکات حاصل ہوں گے چنانچہ پاک روحیں سعید طبیعتیں بے چون و چرا قبول کرلیتی اور اپنی عاقبت [illegible] ذراتی ہیں) کچھ لوگ قرائن دشواہد کچھ گفت و شنید کے بعد قبول کرتے ہیں کچھ

تب اب بھی متردد ہوتے اور معجزات طلب کرتے ہیں معجزات دیکھتے ہی قبول کر لیتے ہیں
کچھ لوگ معجزات دیکھنے پر بھی نہیں مانتے بلکہ اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ کہکر خاموش
ہو جاتے ہیں۔ کچھ بدبخت خاموشی پر بھی اکتفا نہیں کرتے بلکہ انبیائے کرام کو ایذا و تکلیف
دینی شروع کر دیتے ہیں اُن کو ستانے میں اپنے دل کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں اس وقت
غضب الٰہی جوش میں آتا ہے رب العزت بصفت انتقام تجلی فرماتا ہے ع اذا الکریم تجلی بوصف
منتقم کا ظہور ہوتا ہے اور ان نافرمانوں کو قرار واقعی سزا دینا چاہتا ہے۔ انبیاء کرام علیہم
السلام کی شان تو بہت ارفع و اعلیٰ ہے کبھی کبھی حضرت عزت اپنے اولیا کو ستانے والے سے
بھی انتقام لیتا ہے ایک بزرگ کا واقعہ مشہور ہے کہ وہ جا رہے تھے اسی سڑک پر ایک زن
بازاری بھی اپنے عاشق کے ساتھ عشوہ و ناز کرتی ہوئی جا رہی تھی اسکے دوپٹہ کا پلو زمین پر
لوٹتا جا رہا تھا غلطی سے اُن کا پاؤں اُس پر پڑ گیا اسکے عاشق نے اُن بزرگ کو زور سے طمانچہ
لگایا اسکے بعد جیسے ہی آگے بڑھا ٹھوکر کھائی گر پڑا اور دم نکل گیا یہ دیکھکر وہ عورت بہت
پریشان ہوئی اور اُن بزرگ کے قدموں پر گر پڑی کہ آپ نے اُس کو مارا ہے جلا دیجیے۔
انہوں نے بہت ہی معذرت کی لیکن اُس عورت نے نہ مانا اور اُن کے سر ہو گئی تب اُن
بزرگ نے کہا کہ تم جا رہی تھی میرا پاؤں غلطی سے تمہارے دوپٹے کے پلو پر پڑ گیا تمہارے
چاہنے والے سے برداشت نہ ہو سکا اور اس نے مجھکو طمانچہ مارا اسی طرح جب اس نے مجھ
بے قصور کو طمانچہ مارا میرا بھی ایک چاہنے والا ہے اُس سے یہ ظلم نہ دیکھا گیا اُس نے بدلہ
لیا نہ میں نے مارا ہے نہ میں جلا سکتا ہوں۔ جب ولی کے ستانے والے کی ایسی سزا ہو سکتی ہے
جو لوگ نبی کو ستائیں گے اُن کا کیا حشر ہو گا آپ خود سمجھ سکتے ہیں اُس وقت انتقام الٰہی کا
ظہور ہوتا ہے اُن کو تباہ کرنا یا سزا دینا منظور ہوتا ہے اسی لئے انبیاء کرام کو حکم ہوتا ہے کہ تم
اپنے متبعین اور معتقدین کے ساتھ یہاں سے ہجرت کر جاؤ ان لوگوں پر عذاب نازل ہونیوالا
ہے چنانچہ انبیاء کرام اُسوقت اپنے متبعین کو لیکر اور نالائق قوم کو چھوڑ کر ہجرت کرتے ہیں تاکہ ان کا

خاتمہ ہو جائے یا سزا واقعی پالیں حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے واقعہ میں مذکور ہے فکذبوہ فانجیناہ واغرقنا الذین کذبوا بآیاتنا انہم کانوا قوماً عمین ۝ یعنی نوح علیہ السلام نے تبلیغ کی اور احکام الٰہی اُن کو پہنچایا تو اُن لوگوں نے اُن کو جھٹلایا تو ہم نے نوح کو اور جو اُن کے ساتھ کشتی میں تھے بچالیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اُن کو ڈبو دیا کیونکہ وہ اندھا گروہ تھا۔ سیدنا ہود علیہ السلام کے واقعہ میں ہے کہ انھوں نے اپنی قوم کو تبلیغ وہدایت کی لیکن وہ لوگ نہ مانے بلکہ الٹا چیلنج دیا اجئتنا لنعبد اللہ وحدہ ونذر ما کان یعبد آباؤنا فاتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین ۝ وہ لوگ بولے کہ کیا آپ ہمارے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ ہم صرف ایک خدا کی پرستش کریں اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے اُن کو چھوڑ دیں تو جس عذاب سے آپ ڈراتے ہیں اُسے لائیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فانجیناہ والذین معہ برحمۃ منا وقطعنا دابر الذین کذبوا بآیاتنا وما کانوا مومنین ۝ تو ہم نے ہود کو اور جو لوگ اُن کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے بچالیا۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اُن کی جڑ کاٹ دی اور وہ بھی ایمان لانے والے نہ تھے سیدنا صالح علیہ السلام کے واقعہ میں اُن کی تبلیغ اور قوم کی نافرمانی کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلما جاء امرنا نجینا صالحاً والذین آمنوا معہ برحمۃ منا ومن خزی یومئذ ان ربک ھو القوی العزیز ۝ واخذ الذین ظلموا الصیحۃ فاصبحوا فی دیارھم جاثمین ۝ کان لم یغنوا فیھا جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے صالح اور اس کے ساتھ کے ایمان والوں کو اپنی مہربانی سے بچالیا اور اُس دن کی رسوائی سے بیشک تمہارا رب قوی عزت والا ہے اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا تو اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے گویا وہاں بسے ہی نہ تھے۔ اسی طرح سیدنا لوط علیہ السلام کے واقعہ میں اُن کی تبلیغ اور قوم کی نافرمانی کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نجیناہ واھلہ اجمعین ۝ الا عجوزاً فی الغابرین ۝ ثم دمرنا الآخرین ۝ وامطرنا

عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ تو ہم نے لوط اور اس کے گھر والوں
کو سب کو بچا لیا مگر ایک بوڑھیا پیچھے رہنے والوں میں رہ گئی۔ اسکے بعد ہم نے دوسرے
سب لوگوں کو ہلاک کر دیا اور ہم نے اُن پر برساؤ کیا تو کیا ہی بُرا برساؤ تھا۔ ان لوگوں
کا جو ہمارے عذاب سے ڈرائے گئے تھے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے واقعہ میں قوم
کا اور اُن کا ہلاک کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا
فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا۔ یعنی جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے شعیب
اور اُن کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی مہربانی سے بچا لیا اور ظالموں کو چنگھاڑ نے
آ لیا تو اپنے گھروں میں گھٹنے کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے
سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں ہے وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ
فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِى الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ۝ فَاَتْبَعَهُمْ
فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ میرے
بندوں کو راتوں رات مصر سے نکال لیجا اور پھر سمندر میں اُن کے لئے سوکھا راستہ
بنا دے۔ تجھے نہ تم کو فرعون کے پکڑنے کا ڈر ہوگا اور نہ سمندر میں ڈوب جانے کا خوف تو
فرعون جبراً اپنے لشکر سمیت ان کے پیچھے لگا پھر سمندر نے اُن کو ڈھانپ لیا۔
اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ لیجئے کہ جب کافروں کی ایذائیں اور تکلیفیں
حد کو پہنچیں اور اُلٹے ادھر سے مطالبہ ہوا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو عذاب الٰہی جس سے
آپ ڈراتے ہیں اللہ تعالیٰ کے آئے یعنی ہم پر آسمان سے پتھر برسا دیجئے وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ
اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كَانَ
اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے محبوب جب تک
تم ان میں تشریف فرما ہو تو اللہ ان کو عذاب نہ فرمائے گا۔ جب بدر کے دن ان پر

عذاب الٰہی آنیوالا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم ہوا حضور نے
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہجرت کیا۔ ابوجہل وغیرہ کفار نے
سمجھا تھا کہ بدر کی لڑائی یہ ان کیلئے باعث کامیابی ہوگی مسلمانوں کا استیصال
ہوجانا تھا لیکن ہوا یہ کہ صرف ۱۴ مسلمان شہید ہوئے۔ اور انکے مقابل دس گنا
کفار قتل ہوئے۔ اور قید کئے گئے ان کی قوت وشوکت ٹوٹ گئی سمجھے تھے کہ مسلمانوں
کا خاتمہ کردیں گے مگر گویا انہیں کا خاتمہ ہوگیا جس طرح فرعون اور فرعونیوں نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو گرفتار کرنے گئے تھے لیکن قسمت ان کو موت کے منہ میں
گرفتار کرنے کے لئے لیجا رہی تھی ان سب واقعات انبیاء کرام علیہم السلام کے
پیش کرکے اپنے بنگال جانے والے بھائیوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ حضرات نے
فرائض تبلیغ اپنے حد امکان بھر ادا کردیا لیکن کفار نے نہ مانا بلکہ آپکے ایذا دہی کے
درپے ہوگئے آپکو خداوند عالم کی طرف سے الہام ہوگیا ہے کہ ہم ان نالائقوں پر عذاب
نازل کرنے والے ہیں تم یہاں سے بنگال چلے جاؤ تو ہم ان سب کا خاتمہ کردیں گے
اور جب تک تمہارا قدم ان میں موجود ہے ان کی نالائقی اور نافرمانیوں پر بھی عذاب
نہ ہوگا اور اسی وجہ سے آپ لوگ ہجرت کر رہے ہیں تو بیشک آپ جیسی مقدس ہستیوں کو
جلد سے جلد ہجرت کرنا چاہیے۔ تاکہ ان ظالموں پر عذاب الٰہی نازل ہو اور ہم اپنی آنکھوں
سے ان ظالموں کو کیفر کردار پاتے ہوئے دیکھ لیں۔ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی قوم
نے اپنے دشمنوں کا ڈوبنا خود اپنے آنکھوں دیکھ لیا۔ اسی طرح ہم بھی ان ظالموں کی
بلاکی تباہی و بربادی اپنی آنکھوں دیکھ لیں۔ اور اگر یہ بات نہیں پھر انبیاء کرام علیہم السلام
کی ہجرت کا ذکر اس موقع پر کس قدر بے محل ہے۔

ہجرت کا ثواب بنگال کی طرف کھینچ رہا ہے

اگر ہجرت کا فور ثواب کشاں کشاں آپ کو بنگال لے جا رہا ہے اور ثواب کیلئے

آپ بے چین ہیں تو میں آپ کی خدمت میں ایک حدیث شریف پڑھتا ہوں۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ وَرَسُوْلُهٗ یعنی مسلمان وہ شخص ہے کہ دوسرے مسلمان اُسکی زبان اور ہاتھ سے سلامت رہیں یعنی کسی کو نہ اپنی زبان سے ایذا پہنچائے اور نہ ہاتھ سے کسی کو ستائے اور مہاجر وہ شخص ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس سے اللہ و رسول نے منع فرمایا جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھئے شریعت مطہرہ کیسی آسان ہے دین کتنا سہل ہے نہ آپکو بستر باندھنے کی حاجت نہ مسلم لیگ سے سبز ٹکٹ لینے کی ضرورت۔ نہ رضا کار فوجی بننے کی مصیبت نہ ریل میں دھکے کھانیکی آفت۔ نہ وہاں مصیبت زدہ بن کر دوسرے کے کھانے پر پڑنیکی زحمت اپنے گھر میں عزیز اقارب ٹولے محلے دوست احباب کے ساتھ جیسے رہتے سہتے آئے ہیں رہیے صرف اس کا التزام کر لیجئے کہ اپنے زبان اور ہاتھ سے کسیکو دکھ نہ پہنچایئے اور نہ کبھی کوئی بات خلاف شرع کیجئے حتے الامکان سب اوامر بجا لایئے سب منہیات سے بچتے رہیے۔ بحکم حدیث آپ مہاجر ہیں آپکو مہاجر کا ثواب ملے گا اور اگر آپ نے گھر بار چھوڑ عزیز اقارب سے منہ موڑ کر بنگال یا سندھ یا اور کسی جگہ جانیکی زحمت بھی گوارا کی لیکن اسلامی اخلاقی حالت درست نہیں کیا تو اس سے کیا فائدہ ہرگز ثواب کے مستحق نہیں۔

بخاری شریف میں ہجرت کی حدیث

بعض بھائیوں کا خیال ہے کہ بخاری شریف میں ہجرت کی حدیث موجود ہے پھر ایسی حدیث کے ہوتے ہوئے کیوں نہ ہجرت کی جائے۔ یہ خیال اُن کا ہرگز صحیح نہیں بخاری شریف کی پوری حدیث یہ ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ یعنی اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کیلئے وہی ہے جو اس نے نیت کی تو جسکا

ہجرت اللہ و رسول کی طرف ہو تو اسکی ہجرت اللہ و رسول کی طرف مقبول ہوا اور
جسکی ہجرت دنیا کی طرف ہو کہ اُسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف ہو کہ اُس
سے شادی کرے تو اسکی ہجرت دنیا یا عورت کے لئے ہوگی۔ اس حدیث کو پیش نظر رکھ کر
ہجرت کرنے والوں کو چاہیے کہ جانے کے قبل خداوند عالم کو حاضر و ناظر جانکر غور کرلیں۔
اس حدیث شریف کے چار ٹکڑے ہیں۔ پہلا ٹکڑا یہ ایک عام بات ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت
پر ہے ایک ہی قسم کا کام دو شخص کرتے ہیں لیکن دونوں کی نیت الگ الگ ہے تو ہر ایک کو
اسکی نیت کے مطابق جزا و سزا ملیگی۔ دوسرا ٹکڑا یہ ہے کہ ہر آدمی کیلئے وہی ہوگا جو اس نے نیت
کی یعنی ہر شخص کو اسکی نیت کا پھل ملیگا۔ اسکو اس طرح خیال کیجئے کہ ایک شخص کسی کو چھری
بھونک دے یقیناً وہ پکڑا جائیگا مارا جائیگا اس پر مقدمہ چلیگا قصور ثابت ہوگا تو سزا
پائیگا اور ایک ڈاکٹر کسی کو نشتر لگائے خون پیپ آدمی کا نکالے تمام مواد صاف کرکے تکلیف دہ
دوا لگا کر مرہم پٹی کرے وہ شکریہ کا مستحق فیس کا مستوجب ہے اسکی گاڑی کا بھی کرایہ دیا جائیگا
فیس کے روپئے ملیں گے دوسرے دن آنیکے لئے آج ہی سے دعوت دیدی جائیگی کہ کل آکر
انکو دیکھ لیجئیگا چھری دونوں نے لگایا دونوں نے خون بہایا ایک مقدمہ و سزا کا مستحق ٹھہرا
دوسرا شکریہ و فیس کا وجہ اسکی وہی ہے کہ دونوں کی نیت دو ہے ایک کی غرض فساد ہے
اور دوسرے کی اصلاح تیسرا ٹکڑا یہ ہے جسکی ہجرت اللہ و رسول کی طرف ہو تو ——
—— تو اسکی ہجرت اللہ و رسول کے واسطے شمار کیجائیگی۔ اب اسی جگہ غور
کرنا ہے کہ کیا آپ کی یہ ہجرت اللہ و رسول کی طرف اسکے دین کو بلند کرنیکے لئے اسکی شریعت
پر عمل کرنیکی غرض سے ہے۔ آپ کو فرائض واجبات سنن نوافل وغیرہ دینی امور میں رکاوٹ
ہوتی ہے۔ اسی لئے آپ ہجرت کر رہے ہیں تاکہ پاکستان جاکر نہایت اطمینان سے فرائض
واجبات سنن مستحبات ادا کرکے جنید و شبلی کی یاد تازہ کریں گے تو ضرور ہجرت کیجئے یا حصول
دنیا کیلئے یا کسی عورت کی خاطر ہے یا موت کے ڈر سے ہے کہ شیطان یہ وسوسہ دل میں ڈال رہا ہے؟

کہ بہار میں رہیں گے تو مر جائیں گے۔ بنگال جائیں گے تو زندہ رہیں گے۔ تو ان کے بارے میں جیسی نیت ہوگی ویسا ہی پھل ملیگا۔ پھر ہجرت کر جانیوالے حضرات ان تینوں قسموں میں منقسم ہوں۔ بعضوں کا خیال ہے کہ یہاں رہ کر گرانی کے زمانہ میں کنٹرول کے جھگڑے میں کون اپنی زندگی تلخ کرے کیمپوں میں پکا پکایا کھانا ملتا ہی ہے دوسرے تمام اخراجات چلتے ہیں وہاں چلکر آرام سے ڈٹ کر خوب کھاؤ پیو بے فکری کی زندگی بسر کرو اور اگر خوش قسمتی سے کسی کام پر لگا لیے گئے۔ پھر کیا کہنا پانچوں گھی میں ہیں پورا اختیار ہوگا جس طرح چاہینگے مزے اڑائیں گے تو یہ ہجرت الی الدنیا ہوئی اور کچھ لوگ اس خیال سے بھی ہجرت کر رہے ہیں کہ بہت سی عورتیں ایسی ہیں جن کے شوہر اس ہنگامہ خونریز میں شہید ہوئے ہیں ان سے شادی کر لی جائے اور اسکے لیے مواقع کی تلاش میں ہیں چنانچہ جس زمانہ میں یہ ہنگامہ ہوا اور رفیوجی لوگ پٹنہ میں پناہ گزیں تھے۔ ایک صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ فلاں بستی کے لوگ شہید ہوئے ہیں ان کی عورتیں یہاں کیمپ میں ہیں۔ ایک عورت بہت خوبصورت ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سے شادی کر لوں اور وہ بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے میں نے کہا کہ آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔ قرآن شریف میں موت کی عدت چار مہینے دس دن منصوص ہے۔ ابھی دس دن بھی نہیں ہوئے آپ اس قسم کا خیال قائم کرتے ہیں بولے وہ خود چاہتی ہے۔ میں نے کہا آپ مرد ہو کر جب مسئلہ سے اس قدر ناواقف ہیں تو وہ عورت ذات اور اس وقت بے پناہ ہے انکے خلاف شرع بات کب قابل خیال ہے اور یہ کسی جاہل جٹ اجڈ گنوار کی بات نہیں بلکہ ایسے شخص کی ہے جس کا شمار پڑھے لکھے ہوؤں میں کیا جاتا ہے۔ پھر جہاں رفیوجی کی بہتات مصیبت زدہ عورتوں بیواؤں کی کثرت ہو نہ پردہ کا اہتمام نہ اس کا امکان۔ وہاں عوام کے رجحانات کا کون اندازہ کر سکتا ہے کہ ان جانیوالوں میں کتنے او امرأة يتزوجها کے مصداق ہیں لیکن باوجود کثرت ہونیکے بھی نسبتاً ان دونوں قسموں کے مہاجرین کی تعداد تھوڑی ہوگی سب سے بڑی تعداد مہاجرین کی فرار من الموت والوں

کی ہے جنہوں نے خیال کرلیا ہے کہ بہار میں رہیں گے تو مر جائیں گے۔ بنگال یا سندھ جب پہنچ گئے تو موت سے محفوظ رہیں گے۔ ایسے لوگوں کو اسلامی عقیدہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔

اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ

تم جہاں کہیں ہو تمہیں موت پالیگی۔ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ۔ اگر تم مضبوط قلعہ میں ہو وہاں بھی موت سے رستگاری نہیں ہے۔ اِذَا الْمَنِیَّۃُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَھَا اَلْفَیْتَ کُلَّ تَمِیْمَۃٍ لَا یَنْفَعُ۔ جب موت اپنا چنگل گڑا لیتی ہو تو اسوقت کوئی تدبیر مفید و نافع نہیں ہوتی ہے موت سے کس کو رستگاری ہے آج وہ کل تمہاری باری ہے یہ تو ہے نہیں کہ موت کیلئے صوبہ بہار ہی ہے بنگال سندھ تک موت کی رسائی نہیں۔

حضرت عزت حق سبحانہ وتعالیٰ موت کا جو وقت مقرر کیا ہے اسی وقت موت پہنچیگی نہ ایک منٹ پہلے آئیگی نہ ایک منٹ تاخیر ممکن ہے۔ اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ۔ رباعی:—

دو روز سفر کردن از دنیا روا نیست ٭ روزے کہ قضا باشد و روزیکہ قضا نیست
روزیکہ قضا باشد کوشش چہ کند سود ٭ روزے کہ قضا نیست در و مرگ روا نیست

جہاں موت کا وقت لکھا ہے وہیں پہنچکر موت گردن دبا لیگی۔ لَا یَنْفَعُکُمُ الْفِرَارُ مِنَ الْمَوْتِ۔ موت سے بھاگنا اصلا مفید نہ ہوگا سہ دو چیز آدمی را کشد زور بزور ٭ یکے آب و دانہ دگر خاک گور۔ ایسے واقعات سے تاریخ کی کتابیں بھری ہوئی ہیں اور خود آپ لوگوں کے آنکھوں کا مشاہدہ ہے کہ انسان کہیں رہتا ہے لیکن جہاں کی موت ہو کسی نہ کسی بہانہ وہاں پہنچا اور وہیں موت کا شکار ہوا۔ پھر جو ذریعہ موت کا مقرر ہے اسی ذریعہ مریگا اس سے تخلف ناممکن اسی لئے عقائد کی کتابوں میں لکھتے ہیں وَالْمَقْتُوْلُ مَیِّتٌ بِاَجَلِہٖ مقتول شخص اپنے اجل مقرری پر مرتا ہو یہ نہیں کہ دشمنوں کافروں نے مار ڈالا ورنہ ابھی دو چار دس بیس برس اور نہ سہی تو دو چار برس تو در کنار ایک دن ایک منٹ بھی بچ سکتا تھا۔

تقدیر میں اسی وقت اور اسی ذریعہ اور اسی جگہ موت لکھی تھی تین باتوں میں سے کسی ایک میں بھی تخلف ممکن نہ تھا اسی بہار کے حادثۂ فاجعہ واقعہ ہائلہ کو دیکھئے کتنے آدمی دوسری جگہ رہتے تھے مگر کسی ضرورت سے اس بستی میں گئے موت آئی اور ان کا خاتمہ کردیا اور بہتیرے لوگ جن کی موت نہ تھی کسی نہ کسی وجہ سے وہاں سے نکل آنے یا انہیں درندوں میں سے کسی کو رحم آگیا یا اپنے جانتے ان کو ختم کردیا مگر موت نہ تھی وہ بچ گیا ان آیتوں کو جھٹلاکر عقائد اسلامیہ کو ٹھکراکر موت کے ڈر سے بھاگنا مسلمان کا کام نہیں

یہ خیال خام اور محض خوف وہراس ہے

بہتیرے لوگوں کا خیال ہے کہ ہندوستان میں قتل وخون ہوگا اور ضرور ہوکر رہے گا۔ اور اس میں صوبہ بہار کے مسلمان بہت بری طرح پسیں گے یہ محض خیال خام ہے اس کا منشار فقط خوف وہراس ہے میں پوچھتا ہوں کہ اس پیشین گوئی کا سرچشمہ کیا ہے۔ کیا قرآن شریف میں اسکی خبر ہے یا حدیث شریف میں اس پر روشنی ڈالی گئی ہے یا آپکو علم غیب ہے کہ ہونیوالی بات کو جان لیا یا آپ ایسے روشن ضمیر ہیں کہ کشف والہام سے معلوم کرلیا یا آپ نجومی رمال جفار ہیں کہ ان فنون کے ذریعہ پتا چلالیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایک ہندو آپس میں بول رہا تھا مجھکو دیکھا تو چپ ہوگیا حالانکہ یہ بات نہیں کہ دل کی بات بول رہا تھا جب ایک مسلمان کو آتا دیکھا چپ ہورہا بلکہ مسلمان کو دیکھ کر اس نے بولنا شروع کیا۔ تاکہ یہ سنکر گھبراجائیں۔ اور دوسرے مسلمانوں تک بھی اس خبر کو پہنچا کر ان کو پریشانی میں ڈالیں میرے ایک دوست نے مجھ سے ذکر کیا کہ ہندو نیزے تیار ہیں۔ کہ یہاں سے باہر ذرا ایک دن میں چلا رہا تھا ایک پاسی کی دکان کے قریب سے میرا گذر ہوا تو ایک شخص اس سے کہنے لگا کہ آپ کی چیز تیار ہے اس نے پوچھا کون چیز اس نے کہا تلوار جب مجھکو دیکھا تو یا شخص چپ ہوگیا میں نے کہا کہ یہ بات محض آپ کے خوف زدہ ہونیکی وجہ سے ہے جو آپ نے ایسا سمجھا اور اسکو ہندوؤں کی تیاری پر محمول کیا اس نے آپکو دیکھکر آپکے دل میں خوف وہراس پیدا کرنے کیلئے یہ گڑھا اس پاسی نے

ہرگز اس نے تلوار بننے کو نہیں دیا نہ اسکو اسکی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ بظاہر معلوم
ہوتا ہے یہ تو کہنے والا لوہار ہے تو اگر واقعی اس نے تلوار بنانے کو دیا ہو تلوار بنانا
[illegible] ہے کہ آپ کی چیز بنا رہے سمجھ جاتا ہرگز نہ پوچھتا کہ کیا [illegible] اس لئے کہ لوہار سے
[illegible] بنانے کی تو فرمائش کیا نہ ہوگا نہ کہ تیار کرنیکو کہا ہوگا پھر اس پوچھنے کے کیا معنی
[illegible] اور اس کا کہنا تلوار یہ بھی بالکل بے معنی بات ہے۔ اس لئے کہ پاپی کے پاس
جسقدر ہتیار ہے وہ لوگ ناطر مجبور چھپتے ہیں جان لینے میں کسی طرح تلوار سے کم نہیں
تو جو ہتھیار انکے پاس ہے جسکے استعمال کرنیکا طریقہ معلوم ہو اسکو چھوڑ کر تلوار کی
فرمائش کرنی جسکے پکڑنے کا بھی کبھی اسکو اتفاق نہیں ہوا ہوگا اور چلانا اور اس
سے کام لینا تو کجا اور قیمت بھی زیادہ ہو بالکل بعید از عقل ہو صرف خوف و ہراس
پیدا کرنیکے لئے ایک شرارت ہے۔ اور اگر بالفرض یہی سہی کہ ایک ہندو نے
ایسا کہا اور اس نے اپنا ارادہ بھی ظاہر کر دیا تو کیا ہوا کیا ضرور ہے کہ اسکی کہی ہوئی
بات ہو ہی کر رہے۔ اسوقت تمام ہندوؤں میں بڑا شخص پنڈت جواہر لال نہرو ہے
انھوں نے لندن کی دعوت پر صاف انکار کیا کہ لندن نہیں جائینگے تمام اخبارات میں
یہ بات چھپ گئی لیکن ہوا کیا گئے یا نہیں لندن اور وہاں سے واپسی پر گروپ نے
مسئلہ کو فیڈرل کورٹ میں پیش کرنیکا کیسا زور شور باندھا آخر نہ پیش کرنا تھا نہ پیش
ہوا یہ سوال مسئلہ بکھرا ہو کر رہ گیا۔ اور اسی طرح ایک دو نہیں سیکڑوں باتیں ہیں جب
اتنے بڑے لیڈر کی بات کی یہ وقعت ہو تو ایک عامی کی بکواس کا کیا اثر۔

آپ کو کیسے معلوم کہ پھر فساد نہ ہوگا

بعض لوگ جب بھگدڑ کی دلیل دینے سے قاصر ہوتے ہیں تو یہ سوال کرتے ہیں کہ
آپکو کیسے معلوم کہ پھر فساد نہ ہوگا۔ گذارش یہ ہے کہ اس کا تو دعوی نہیں کیا جاتا ہے جو دلیل قائم
کرنے کی ضرورت ہو۔ بھاگنے اور گھر چھوڑنیکے بے دلیل سبب کی ضرورت ہے گھر میں بیٹھے

کیلئے کسی دلیل کی کیا حاجت. علاوہ بریں فوجداری اور جنگ کا ایک اصول ہے جب
انسان اس کے لئے تیار ہو تو جب تک جنگ نہیں ہولی ہے اسکے سر پر خون سوار رہتا ہے
اور جب جنگ ہو گئی اور حملہ آوروں نے فریق کا خون بہا لیا اُن کا دل ٹھنڈا ہو گیا
یا اُن کا خون بہا یا گیا ہمت پست ہو گئی دل سرد ہو گیا۔ دونوں صورتوں میں آگے
جنگ کی ہمت نہیں ہوتی۔ تو ان دونوں صورتوں میں اگر ایک ہی کا وقوع ہوتا
جب بھی جنگ کی ہمت نہ پڑتی نہ کہ ایسی حالت میں کہ دونوں صورتیں پائی گئیں۔
حملہ آوروں نے مسلمانوں کا بھی بہت زیادہ خون بہا یا بقول اخبار منادی دہلی۔
نواکھالی میں ایک ماشہ ہوا۔ لیڈروں ایڈیٹروں نے اس کا سیر بھر بنا کر پکڑا کیا اور
بہار میں اس کا پانچ سیر بدلا لیا۔ لا نہیں بلکہ بہاریوں پر ظلم کیا لیکن جہاں جہاں
مقابلہ ہوا ان لوگوں کو بھی جنگ کا بھاؤ معلوم ہو گیا ہو گا کافی مارے گئے اگرچہ
مسلمانوں نے دس کا بیس ظاہر کیا۔ اور ہندوؤں نے سو میں پچانوے کو چھپایا اس کے
علاوہ اگرچہ فائرنگ بہت دیر میں اور بعض ہی جگہ ہوئی لیکن اُس سے بھی کافی لوگ
مارے گئے اس میں شک نہیں کہ تعداد میں مسلمانوں کا نقصان بہت زیادہ ہوا۔
اور ہندو اس سے چوتھائی ان سے بھی کم مارے گئے مگر کیفیت میں اُن کا نقصان بہت
زیادہ ہے۔ اس لئے کہ مسلمان شہداء میں بوڑھے جوان مرد عورتیں بچے دودھ پیتے
حتیٰ کہ حمل بھی شامل ہیں اور ہندوؤں میں سب لڑنے والے ہٹے کٹے جوان مارے گئے
گویا ایک شخص کی بڑی گٹھڑی گم ہوئی جس میں اشرفی روپے اٹھنی چونی دونی پیسے
جنس تھے اور دوسرے کی گٹھڑی گم ہوئی جو دیکھنے میں اس سے بہت چھوٹی تھی
مگر اس میں صرف اشرفیاں بھری تھیں اس لئے کہ بوڑھے بوڑھیاں عورتیں لڑکے
بچے دودھ پیتے جنین تو لڑنے لوٹنے نہ آئے تھے وہ سب بچ گئے جو جوان تھے اس کے
ماسوا ہندوستان کے اطراف وجوانب سے ملک فیروز خاں اسد سعید نون سردار

عبدالرب نشتر صاحب ۔ الحاج خواجہ ناظم الدین صاحب نوابزادہ لیاقت علیخاں صاحب نواب آف ممدوٹ صاحب مسٹر غضنفر علی صاحب ام کے میر صاحب وغیرہ وغیرہ کبرا و عظما کی خبر گیری کیلئے آنا اور پیہم آتے رہنا فسادزدہ علاقوں کا دورہ کرنا ان کے مظالم کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھنا حتیٰ کہ خان عبدالغفار خاں صاحب اور جمعیت العلماء کے اراکین کا دورہ کرنا اور رہ رہ کر گورنر صاحب سے ملکر چشم دید حالات بیان کرنا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ خود حکومت کے اخبار کو بھی بار بار اعلان کرنا پڑا کہ ہندو بھائی اپنے ہمسایوں پر ظلم کر کے بہت ہی نادم اور شرمندہ ہیں پھر مسلم لیگ اور دوسری مقتدر جماعتوں کی طرف سے اس کا مطالبہ کہ مسلمانوں کی دوبارہ آبادی پاکٹ آبادی کر کے بسائی جائے اور ہزاروں کی تعداد میں ایک ایک جگہ رہنے سہنے کا انتظام کیا جائے جن بستیوں میں دو چار گھر مسلمانوں کے ہیں ۔ وہاں کے لوگ بڑی آبادیوں میں سکونت پذیر ہوں یہ سب باتیں یقیناً اس امر کی ضمانت ہیں کہ اب فساد کی ہمت نہ پڑیگی اور پھر فساد نہ ہوگا اور اگر کہیں یہ بھوت پھر سوار ہوا تو اس کا خمیازہ پورے طور پر بھگتنا پڑے گا ۔

عورتیں بہت گھبرا گئی ہیں !

بعض حضرات یہ عذر کرتے ہیں کہ ہندو دیہات میں جو جو مظالم کیے ہیں اور خصوصاً عورتوں کو جس بری طرح بے دردی سے تکلیف و ایذا دی ہے اس کو سن سن کر عورتیں بہت گھبرا گئی ہیں اسلیے ہم ان کو کلکتہ یا اسنول یا کسی کیمپ میں بھیجا دیتے ہیں ۔ اسکے بعد بلوائیوں کا پورے طور پر مقابلہ کریں گے ۔ گزارش یہ ہے کہ یہ مظالم اور واقعات کیا قرآن کی آیتیں یا حدیثیں تھیں جن کو سمجھانا اور عورتوں تک پہنچانا ضروری تھا اسلیے ان سب واقعات کو گھروں میں بیان کر کے آپ نے فرض تبلیغ ادا کیا گھروں میں ان سب باتوں کو بیان کرنیکی ضرورت ہی کیا تھی جس سے عورتوں میں

گھبراہٹ اور وحشت ہو بلکہ اگر دوسری غیر ذمہ دار عورتوں نے اُلٹی سیدھی آپ کے گھروں میں بیان کیا تھا تو اُن کی اصلاح کی ضرورت تھی کہ یہ افواہی باتیں ہیں کیا یہ عورتیں وہاں موجود تھیں جو چشمدید بیان کرتی ہیں نیز جب عورتیں یہاں ہونگی تو آپ بلوائیوں کا پورے طور سے مقابلہ کرینگے یا ہاتھ میں چھڑی لیکر ٹہلنے کے بہانے محلہ چھوڑ سکے اور اسٹیشن پہنچ کر آسنسول یا کلکتہ کا سفر اختیار کریں گے۔ ہمارے لیے واقعہ کربلا میں اسکے متعلق بھی سبق ہے۔ کیا امام حسین رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مکہ مدینہ بھیجا دیا تھا کوفہ جاتے وقت آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہاں جا کر خلافت و سلطنت کا پہلو غالب تھا اسلیے عورتوں کو بھی ساتھ لے لیا تھا لیکن راستہ ہی میں امام مسلم کی شہادت کی خبر معلوم ہوئی تھی اور وہاں کا نقشہ پیش نظر ہو چکا تھا۔ فرزدق شاعر کا راستہ میں صاف صاف بیان دیا کہ اُن کے دل آپ کے ساتھ ہیں اور تلوار بنی امیہ کے ساتھ ہے اور قضا آسمان سے اُتر رہی ہے۔ روانگی سے پہلے آپکی مخالفت میں اتنا بڑا لشکر تیار دیکھا ہو گا اسکے پہلے اتنا بڑا لشکر دیکھنے کا مجھے کبھی اتفاق نہوا اُسوقت آپ نے عورتوں کو کہیں نہیں کسی محفوظ جگہ پر پہنچا دیا پھر جب حضرت حُر سے ملاقات ہوئی ہے تو پورا موقع تھا کہ آپ مع احباب و اصحاب کے وہاں قیام پذیر ہوتے اور عورتوں کو مکہ شریف یا مدینہ طیبہ بھیجوا دیتے اگر اسوقت بھی آپنے ایسا نہیں کیا تو محرم الحرام کو کچھ مقابلہ ہو گیا اور موقع بھی حضور کے لشکر کو دیکھ لیا جو اپنی شجاعت و کرامت دریا کے مساوات سے آپکو معلوم ہو گئیں اُن کے علاوہ ظاہر میں نگاہ بھی ایسے جنگ کا انجام غور کرنے سے معلوم کر سکتی ہے لیکن اسوقت بھی حضور نے عورتوں کو کہیں روانہ نہ فرمایا کیا ہماری عورتیں اُن شہزادیوں سے زیادہ لائق احترام ہیں یا انکی جانیں اُن کی عزیز جانوں سے زیادہ پیاری ہیں یا معاذ اللہ حضور سید الشہداء کو اپنے اہلبیت کی اتنی محبت اور پرواہ نہ تھی جس قدر ہم لوگوں کو ہے جب اللہ پاک فرما میں کوئی بات نہیں تو عورتوں کو دوسری جگہ پہنچانیکی کیا ضرورت ہے ہاں جس کے عزیز و اقربا کسی شہر میں ہیں وہاں اگر عورتیں جائیں تو اس میں ممانعت بھی نہیں لیکن مقصود

بھاگنا نہ ہو ورنہ بے معنی عذر عورتوں کی گھبراہٹ کا قابلِ قبول نہیں۔

حکومت نے ہمارے نقصانات کی تلافی نہ کی!

پیشہ مسلمانوں کا اپنی جگہ بالکل صحیح اور یہ اعتراض بالکل درست ہے اسلئے کہ حکومت
کسی فرقہ کسی مذہب کسی قوم کی ہو سب سے پہلا فرض اُس کا امن و امان قائم رکھنا ہے اور مجرموں اور
شورش پسندوں کو قرار واقعی سزا دینا تا کہ پھر کسی کی ہمت فساد کی نہ پڑے اور بلاشبہ حکومت اِس میں
ہیں بالکل ناکام ثابت ہوئی جسطرح پنڈت نہرو نے آکر فائرنگ کا حکم دیا اور فسادات ختم ہو گئے
شروع ہوگئے۔ کاش حکومت پہلے ہی دن بلوائیوں پر فیر کا حکم دیتی تو نہ مسلمانوں کا اتنا
نقصان ہوتا نہ ہندوؤں کی زیادہ جانیں جاتیں۔ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَّا أُولِي الْأَلْبَابِ
کی صداقت کا ظہور ہوتا سب لوگ آنکھوں سے دیکھ لیتے کہ کس قدر جلد فسادات ختم ہوگئے اور
ہندو مسلمان دونوں کی جانیں ضائع ہونے سے بچ جاتیں لیکن حکومت نے ایسا نہیں
کیا۔ بظاہر لوگ اسکو اسلام دشمنی و ہنود دوستی سمجھتے ہیں مگر در حقیقت یہ دونوں کے ساتھ
دشمنی اور دونوں کو نقصان عظیم پہنچایا ہوا۔ اگر کسی کا خیال ہو کہ مسلمان ہندوستان میں دس
کروڑ ہیں اور ہنود تیس کروڑ ہیں اگر دس کروڑ مسلمان کے ساتھ دس کروڑ ہندو ختم بھی ہو جائیں گے
تو باقی بیس کروڑ خالص ہندو ہندوستان کے بسنے والے رہ جائیں گے۔ تو یہ خیال خام ہی
نہیں بلکہ جنون ہے۔ جاڑے کی راتیں بڑی ہوا کرتی ہیں لیکن اگر تاریکی یہ سمجھے کہ ہم بڑھتے
بڑھتے پورے دن پر حاوی ہو جائیں گے اور دنیا سے دن کا نام و نشان مٹا دیں گے تو یہ
ناممکن ہے یا اسی طرح مسلمان یہ خیال کریں کہ ہندوستان میں اگرچہ ہندو تیس کروڑ ہیں لیکن
ساری دنیا میں مسلمان ساٹھ کروڑ ہیں ان تیس کروڑ کو ختم کر دینے کے بعد دنیا میں کفر و شرک
کا نام باقی نہ رہیگا تو یہ بھی کھلی ہوئی غلطی ہے۔ گرمی کا دن بہت ہی بڑا ہوتا ہے اور شب چھوٹی
لیکن دن یہ خیال کرے کہ ہم بڑھتے بڑھتے رات پر غالب آجائینگے پھر دنیا میں دن ہی دن
رہیگا تاریکی کا نام باقی نہ رہیگا تو یہ بھی سراسر بھول اور نادانی ہے جب مسلمان بیکڑے کی

تعداد میں تھے تب تو ختم نہ ہوسکے جب ہزار تھے تو ختم کر سکی ہمت نہ ہوئی جب لاکھ تھے تو ختم کرنا
ممکن نہ ہوا اب تو کروڑ کیا کروڑوں کی تعداد میں ہیں کون سرپھرا خیال کرسکتا ہے کہ ان کو ختم
کر کے مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دیا جائیگا۔ ع این خیال است و محال است و جنوں ۔
اسی طرح اگر کوئی مسلمان مذہب کے جوش میں یہ خیال کرے کہ کفر و شرک کا نام نہ باقی رکھیں گے
یہ بھی غلط۔ اسلامی سلطنت میں تو ایسا ہو سکا۔ اب انگریزی عہد میں ایسا ہونا کیونکر ممکن ہے
ان کا رہنا بھی ضروری ہے ع دوزخ گر ابسوزد گر بولہب نباشد ۔ وزارت کا ظالموں کی قرار
واقعی سزا سے چشم پوشی نہ صرف مسلمانوں کا نقصان کرنا ہے بلکہ اپنے کو اس عہدہ کیلیے
نا اہل ثابت کرنا ہے۔ بہار کے حادثہ فاجعہ و واقعہ ہائلہ کے بہت بعد ہزارہ میں تھوڑا سا
فساد ہوا مگر وہاں کے مسلمان وزیر نے فوراً ہی تعزیری جرمانہ لگا دیا ہندو اور سردار لوگوں
کو ضمانت میں رکھا جسمیں فتنہ جڑ سے ختم ہو جائے۔ کیا ڈاکٹر خاں وزیر سرحد کو اپنے مسلمان
بھائیوں کے ساتھ محبت نہیں ہے۔ اور ضرور ہے لیکن ولا یجرمنکم شنآن قوم
علی ان لا تعدلوا کی تعمیل ضروری ہے کاش اب بھی وزارت بہار سرحد کی وزارت سے
سبق لے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دے تو یہ الزام اس کے سر سے اٹھ جائے۔ اور اگر موجودہ
پر کانگریس کے ہائی کمانڈ کا فرض ہے کہ دونوں جگہوں کے وزرا کو ایک قسم کی کاروائی
کرنے کی ہدایت کریں۔ اگر ہائی کمانڈ کے نزدیک بہار کی کارروائی حق و انصاف ہے تو ڈاکٹر
خاں کو متنبہ کریں کہ تم نے اپنی قوم پر جرمانہ کیا اور سرداروں کو ضمانت میں لیا دیکھو ہمارے
بہار کی حکومت کی رحمدلی کہ اس کے ہم مذہب نے مسلمانوں پر اتنا بڑا بے پناہ ظلم کیا مگر وزارت
بہار نے کسی مجرم کو سزا نہ دی نہ تعزیری جرمانہ کیا۔ کیونکہ اپنے مذہب والے کا خیال ضروری ہے
وہ لوگ احسان فراموش نہیں جانتے ہیں کہ انھیں کے ووٹوں سے اس کرسی پر بیٹھے ہیں اگر
سزا دیا پھر کس منہ سے ووٹ مانگیں گے جو اگر مانگیں بھی تو وہ لوگ ہرگز نہ دیں گے۔ صرف معاف کرو و بھول
جاؤ۔ ہندو مسلمان ایک ہو کا نعرہ بلند کر دیا۔ اخباروں میں چھاپ دیا مسلمانوں کی اشک

شولی ہو گئی۔ حق و انصاف سب ہو گیا۔ تم کو کیا ہوا ہے کہ اپنے ہم مذہب مسلمانوں کو حراست
میں لیا اُن پر تعزیری جرمانہ ٹھونک دیا یہ کیسی احسان فراموشی محسن کشی ہے جن کے ووٹوں سے
اس کرسی پر بیٹھے اُن کو سزا دینی بالکل خلاف انصاف ہے۔ ہندوؤں سے کہو بھول جاؤ معاف
کرو ہندو مسلمان ایک ہو بس معاملہ ختم جرمانہ وغیرہ سب بے معنی باتیں ہیں ان سے احتراز
کرو اور اگر ہائی کمانڈ کے نزدیک ڈاکٹر محمود کی کار روائی قرین حق و دیانت ہے تو وزارت بہار
کو سمجھانا چاہیئے کہ کسی کرسی پر بیٹھ جانا ہی کافی نہیں اسکی اہلیت ثابت کرنیکی ضرورت ہے
صوبہ سرحد کی وزارت کو دیکھو وہاں بہار کے بعد فساد ہوا جسکو یہاں کے فساد سے کوئی نسبت
نہیں لیکن وزارت نے نہ تو قومیت کا خیال کیا نہ مذہب کا بلکہ سرداروں کو اپنی حراست
میں لے لیا۔ عام لوگوں پر تعزیری جرمانہ کر کے فتنہ کا سد باب کر دیا اگر تم کو وزارت کرنی ہے تو اُن
کے نقش قدم پر چلو ورنہ کرسی خالی کرو۔ تمہاری اس غفلت نے نہ صرف کانگریس بلکہ ساری
ہندو قوم کو سارے جہان میں بدنام کیا اور حکومت کیلئے نااہل ثابت کر دیا اور انگریزوں کو ایک
زمانہ دراز تک ہندوستان کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی دلیل دے دیا۔

وزارت حفظ جان کی ضمانت نہیں کرتی!

بعض بھاگنے والے حضرات عذر لنگ یہ بھی پیش کرتے ہیں کہ یہاں ہم لوگ کیسے رہیں
وزارت ہمارے حفظ جان کی ضمانت نہیں کرتی۔ ایسی صورت میں صوبہ بہار میں رہنا کیونکر ممکن ہے
دریافت طلب یہ امر ہے کہ جہاں بھاگ کر جا رہے ہیں وہ حکومت آپ کے جان و مال
عزت آبرو سب کی ضامن ہوئی ہے کہ آپ لوگ آئیے نہ آپ کی جان جائیگی نہ مال ضائع
ہوگا نہ عزت آبرو کا نقصان ہوگا۔ اگر کچھ بھی ہو تو ہم سے لیجیئگا۔ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے
پھر وہاں جانیکی کیا وجہ۔ اے جناب حفظ جان و مال کی ضمانت تو کجا وہ تو آپ کو [illegible]
دعوت ہی نہیں دیتی ہے بلاتی ہی نہیں بلکہ اُس نے اخباروں میں صاف اعلان کر دیا کہ ہم کسی
کو دعوت نہیں دیتے ہیں۔ مستقل سکونت کا انتظام کرتے ہیں البتہ مصیبت زدوں کی امداد

کرتے ہیں۔ بہت معقول بات ہے جن کے اعزہ و اقارب قتل کیے گئے، مال و اسباب لوٹے گئے، گھر بار جلادیے گئے ایسے لوگوں کے بنگال جانے پر نہ کوئی اعتراض ہے نہ مخالفت اگرچہ ان لوگوں کو بھی بہاری کیمپوں میں رکھ وزارت کے جواب کا انتظار کرنا تھا کہ چودہ امور جو مسلم لیگ نے پیش کیے ہیں یا ۲۱ مطالبہ جو جمعیت العلماء نے کیے ہیں ان کا کیا جواب دیتی ہے خان عبدالغفار خاں کی سفارشات کا کیا اثر لیتی ہے۔ اس کے بعد مسلم لیگ آخری حکم کیا دیتی ہے۔ اس کے بعد پاکٹ آبادی کی سبیل پر عمل کرتے یا دوسرے صوبوں میں جانے کی رائے قائم کر لیتے تو بہتر تھا۔ یہ جلد بازی تو آپ نہ دیدہ موزہ از پا کشیدہ کا مضمون ہوا لیکن ان کے اعزہ و اقارب اور اموال کے نقصانات کا جو اثر اُن کے دل و جگر پر ہوا اس کی وجہ سے بیہ ہو کہ مجھے کسی اقدام پر مجبور ہوں تو جائے شکایت نہیں۔ تعجب اور شکایت ان سے ہے جن کا ذرہ بھر نقصان نہوا دیہات میں تھے تو بڑے دیہات میں جہاں ہنود کی ہمت نہ پڑی یا شہر میں آباد تھے اور شمہ برابر بھی اُن کا کچھ نہوا وہ ہیں اور بدحواسی کہ گھر بار چھوڑ چھاڑ اونے پونے چیزیں فروخت کر کے سر پر پاؤں رکھکر بھاگ رہے ہیں صوبہ بنگال آپکو دعوت نہیں دیتا ہے سرحد کے دعوت کی بھی مجھے خبر نہیں۔ سندھ سے مولوی عبدالقدوس صاحب بہاری کا اعلان کبھی کبھی اخباروں میں نظر آجاتا ہے وہ بھی کس کو بلاتے ہیں کاشتکار و ہل جوتنے والوں کو وہ بھی کب جب تین سال والی اسکیم پُل باندھنے کی کامیاب ہو جائے اور کچھ ایکڑ زمینیں قابل زراعت ہو سکیں اس پر بھی آپ زمین کی قیمت ادا کرنے کے قابل ہوں۔ ورنہ و بالو کشتے ریت پھانکنے کے سوا کیا رکھا ہو کیا وہ صوبہ آپ کے صوبہ بہار کی طرح سرسبز و شاداب ہے۔ کیا وہاں کے کھیت بہاری کھیتوں کی طرح لہلہا رہے ہیں ہرگز نہیں۔ تو اگر آپ نے نقل و حرکت ہی کی ٹھان لی ہے اور فِی الحَرَکَۃِ بَرَکَۃٌ کا مقولہ پیش نظر ہے تو آپکو خود صوبہ کے زمینداران بلا رہے ہیں جنکی اکثریت قوت شوکت صولت ایسی ہے کہ جسے لعین نظر اُٹھا کر نہیں دیکھ سکتے اور خاص کر جب ادھر اُدھر سے متفرق لوگ متعدد

بستیوں کے ایک جگہ جمع ہو کر اُن کی قوت اور بڑھادیں گے پھر کس کی مجال ہے کہ اس طرف ترچھی نگاہ سے بھی دیکھ سکے۔ کیا آپ نے مولوی ابوالبقا صاحب پھاگلپوری کی اسکیم پر غور نہیں کیا گیا آپ نے کٹھیار کا اعلان نہیں دیکھا کیا زمینداران اسلام پیدا کا گو دھول دیپھر منیر اپنی کھیرا۔ استھانواں۔ دسینہ وغیرہ کے اعلانات اور پیشکش سے آج عام عصر جدید وغیرہ اخباروں میں نہیں پڑھے۔ پھر کیوں نہیں ان لوگوں کی تجویز پر عمل کر کے خود اپنے صوبہ میں لو ہے اپنے ضلع میں رہیے منتشر آبادیوں کو مجتمع کر کے خود قوی ہو جائیے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو قوت پہنچائیے۔

خداوند عالم خود تمہارا محافظ و نگہبان ہے

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اُس کیلئے کافی ہے اور وہی اس کا نگہبان و محافظ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دیا اس کے اوامر و نواہی سے منہ موڑا اس کے احکام سے غافل ہو گئے۔ خداوند عالم نے بھی آپکو نظر سے گرا دیا اب بھی آپ اپنی حالت درست کیجئے اللہ تعالیٰ آپکو سربلندی و عزت عطا فرمائے گا۔ صرف مسلمان کہلانے سے نہیں ہوتا فی الحقیقۃ مسلمان ہو جائیے۔ جیسے ابھی آپکی حالت نہ بدل جائے تو شکایت کیجئے إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ۔ خداوند عالم کسی قوم کو گردش میں نہیں ڈالتا جبتک وہ اپنی حالت نہ بدلے یہ آیت کریمہ جس طرح بری روش پر تازیانہ عبرت ہے۔ اسی طرح اچھا طریقہ اختیار کرنے پر وعدہ بشارت و خوشخبری ہے اگر تم اپنی حالت برائی سے بھلائی کی طرف بدلو گے تو خداوند عالم بھی تمہاری حالت بدل دیگا۔ ذلت کے بدلے عزت۔ غربت کے بدلے ثروت۔ فقر کے بدلے دولت مصیبت کے بدلے عافیت کلفت کے بدلے راحت نکبت کے بدلے شوکت عطا فرمائیگا۔ اس میں شک نہیں کہ صوبہ بہار کا یہ واقعہ فاجعہ و حادثہ ہائلہ اپنے رنگ کا نے

قسم کا واقعہ ہے جس میں بے قصور بے خطا مسلمانوں پر ہزارہا ہزار فسادی بلوائی ٹوٹ
پڑے اور بلا امتیاز بوڑھے جوان مرد عورت لڑکے بچے دودھ پیتے حمل جنین سب کو
تہ تیغ کرنا شروع کر دیا اور یہ واقعہ طوائف الملوکی کے زمانہ میں نہیں ہوا بلکہ ایسے تعلیم
یافتہ لوگوں کے عہد وزارت میں ہوا جو اپنے کو انگریزوں سے زیادہ حکومت کا اہل سمجھ کر
انگریزوں کو گو بیک کہنے کے لئے تیار ہوا اور کیا یہ کہ ایک بلوہ بھی فرو نہ کر سکے
ان کی ملیٹری بھی منہ دیکھتی رہی یا ملکر اُلٹی کر کے بلوائیوں کے شامل ہو گئی جب انگریزی
فوج آئی فوراً بلوہ فرو کر دیا۔ بلوائیوں کو جہاں سے آئے تھے اُسی جگہ واپس کر دیا۔
ان علاقوں میں اُن کا نام و نشان بھی باقی نہ رکھا۔ ان سب حالتوں پر بھی علی اختلاف
الروایات دس ہزار بیس ہزار تیس ہزار مسلمان شہید ہوئے بھول چوک کا حصہ اور بڑھا کر
چالیس ہزار سمجھ لیجئے اسکے ساتھ حجاج بن یوسف کا زمانہ یاد کیجئے جس نے ستر ہزار
انسانوں کو قتل کیا تھا یہاں تک کہ لوگ تنگ آ گئے تو کسی نے ایک پرزہ کاغذ اُس
کے تکیہ کے نیچے رکھ دیا جس میں لکھا تھا اگر تم بادشاہ ہو تو بادشاہ کو رعیت درکار ہے۔
اگر نبی ہو تو نبی کو امت درکار ہے اور اگر تم خدا ہو تو خدا کو بندہ چاہیئے۔ یہ کیا بات ہے
کہ اس طرح قتل عام مچا رکھا ہے۔ گویا کسی کو بھی باقی نہ رکھیں گے۔ اس نے سمجھا کہ یہ
قوم کی آواز ہے۔ وہ جواب چاہتی ہے مگر کسی کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ یہ سوال کر کے
جواب لے۔ اس نے جواب لکھ کر تکیہ کے نیچے رکھ دیا میں معاذ اللہ خدا نہیں کہ مجھے بندہ
چاہیئے نہ رسول ہوں کہ امت درکار ہو نہ بادشاہ ہوں کہ رعیت کی حاجت ہو بلکہ میں قہر
خدا ہوں تمہاری بداعمالیوں کی وجہ سے نازل ہوا ہوں۔ تم چاہتے ہو کہ میں ٹھیک
ہو جاؤں تم اپنے کو ٹھیک کر لو تم بالکل درست ہو جاؤ اللہ تعالیٰ میرے دل میں نرمی اور
تم لوگوں کی محبت ڈالے گا کہ ہر شخص کے ساتھ اس کے باپ سے بڑھ کر شفقت و محبت کا
برتاؤ کروں گا اور اگر تم نے اپنی حالت نہ سنبھالی۔ تو یاد رکھو کہ میرے بعد ایسا شخص تم پر

مقرر ہوگا کہ میرے ظلموں کو اسکے سامنے بھول جاؤ گے حدیث شریف میں ہے۔ اَعْمَالُکُمْ عُمَّالُکُمْ تمہارے اعمال کے بموجب تمپر عمال مقرر ہونگے۔ کما تکونوا یولی علیکم جیسے تم ہوگے ویسا ہی تم پر والی مقرر ہوگا۔ ہم لوگ حکومت کے افعال کی نگرانی کرتے ہیں اپنے اعمال کو بھولے ہوئے ہیں۔ مسلمان ہوکر کوئی بات اسلام کی کرتے ہیں نہ اعتقاد درست نہ اعمال صحیح نہ اخلاق ٹھیک اور فوائد و ثمرات و برکات مسلمین کے خواستگار۔

مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

جو شخص اللہ کا ہو رہے اللہ تعالیٰ اس کا ہوگا اور جب خدا وند عالم اسکا ہوگیا تو اب اسے نہ کسی کا خوف و خطر ہوگا نہ کسی سے اندیشہ۔ خداوند عالم خود اس کا کفیل و کارساز ہوگا۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کے یہی معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہے اور ہمارا کارساز ہے اَللّٰہُ حَفِیْظٌ عَلَیْھِمْ۔ خداوند عالم ایسے لوگوں کا خود محافظ ہے ظاہری طور پر بھی فرشتوں کو ان کی حفاظت کیلئے بھیجے گا وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَۃً اور اس کا تجربہ اس قسم کے واقعات میں اکثر ہوتا ہے چنانچہ اس ہنگامہ اور بلوہ میں بھی اکثر جگہ ہوا اس سے بڑھکر کون ضامن چاہئے۔ علاوہ بریں حکومت سلطنت کی ضمانت کا کوئی مسئلہ ہی نہ تھا ہمارے بزرگوں متقدمین کا یہی طریقہ رہا۔ کہ جبتک حکومت وقت ضمانت نہ کرے وہاں بود و باش نہ کرینگے اس سرزمین پر قدم نہ دھریں۔ زمانہ گذر گیا مگر تاریخ ان اگلوں کے کارناموں کی شاہد ہے۔ کیا محمد بن قاسم جب ہندوستان تشریف لائے تھے تو راجہ داہر سے ضمانت لی تھی کہ اگر آپ ضمانت کریں تو ہم یہاں اترتے ہیں یا آپ جہاد کرتے ہیں یا آپکو قتل کرتے آپکے مال و دولت پر قبضہ کرتے ہیں۔ اور اگر ضمانت نہیں کرتے تو سیدھے نکال بھاگ جاتے ہیں۔ جب اس راجہ نے ضمانت کی تب آئے جہاد کیا علم اسلام بلند کیا راجہ داہر کو قتل کرکے اس کے اموال و املاک پر قبضہ کیا ورنہ وہ ہرگز چلے جاتے۔ اور کچھ قریب آئے حضرت خواجہ بزرگ جب اجمیر تشریف لائے تو کیا اُنہوں

نے راے پتھورا سے ضمانت لیلیا تھا کہ اگر آپ ضمانت کریں تب تو ہم اس جگہ نزول اجلال کرتے ہیں اپنی کرامات دکھاتے ہیں کفار کو مسلمان کرتے ہیں۔ آپکو زندہ پکڑ کر مسلمانوں کے قبضہ میں دیتے ہیں ورنہ ہم سیدھے بنگال بھاگ جاتے ہیں۔ جب راجہ نے ضمانت لی اس وقت خواجہ غریب نواز نے اپنا قدم مبارک اجمیر شریف میں جمایا۔ کرامتیں دکھائیں لوگوں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا اور "پتھورا را زندہ گرفتہ در قبضہ مسلمانان بدادیم" فرمایا اور اگر وہ ضمانت نکرتا تو بنگال تشریف لیجاتے۔ اور قریب ہی تھے حضرت مولانا تاج فقیہ حضرت مخدوم الملک کے جد امجد جب منیر تشریف لائے تو کیا پہلے راجہ منیر سے ضمانت طلب کیا تھا کہ راجہ صاحب آپ ضمانت کریں تب تو ہم منیر آتے ہیں آپ سے جہاد کرتے ہیں آپکو قتل کر کے آپکی املاک و ریاست پر قبضہ کرتے اور اس دار الکفر کو دار الاسلام بناتے ہیں ہو یا اگر ضمانت نہیں کرتے تو سیدھے بنگال بھاگ جاتے ہیں۔ راجہ نے کہا کہ میں ضمانت کرتا ہوں آپ بشوق آئیے جہاد کیجیے علم اسلام بلند کیجیے ہمیں قتل کر کے منیر کو منیر شریف بنائیے اپنا اور اپنے اولاد کا مسکن قرار دیجیے تب انھوں نے قدم رکھا ورنہ بنگال چلے جاتے۔ میرے بھائیو یہ کہاں کا شاخسانہ نکالا ہے جب نے آنیوالوں نے حکومت سے ضمانت طلب نہ کی نہ اسکی خواہش ظاہر کی آپ تو یہاں کے قدیم باشندے بلکہ حکمرانوں کی اولاد اور انکی یادگار ہیں جنھوں نے سینکڑوں برس یہاں حکومت یا زمینداری کی آپ کیوں ایسی بزدلی اختیار کرتے اور اپنا آبائی وطن چھوڑ کر لیے وطن ہو رہے ہیں۔

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝

تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔ دیکھیے خداوند عالم کیسی تسلی و تشفی فرما رہا ہے کہ تم سچے مسلمان ہو پھر غلبہ تمہارے ہی لئے ہے۔ تم کو چاہیے کہ خداوند عالم کی بارگاہ میں رجوع کرو اپنے خطاؤں گناہوں پر نادم ہو کر سچے دل سے توبہ کرو اور آئندہ شریعت پر چلنے کا وعدہ کر لو۔ قرآنی تعلیم کے مطابق اپنے کو آراستہ کر لو یقیناً تم ہی غالب رہو گے۔

بھی ہوگا اور ... کر سکیگا۔ بہت سے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہنود کا مقابلہ تو آسانی سے
کر سکتے ہیں مگر حکومت اُن کے ساتھ ہے اُس کا مقابلہ کیسے کیا جائے۔ یہ دن دھاڑے
آفتاب کا انکار کرنا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ آج جو لوگ کرسیوں کی زینت بنے ہوئے ہیں یہ کون
ہیں۔ یہ انگریزوں کے ہاتھوں ان سے زیادہ بے دست و پا تھے جیسے آج آپ لوگوں کے سے
انتہا سے ہیں۔ آخر انہوں نے حکومت ہی سے مطالبہ کر کے کرسیاں لیں یا لی ہیں اور
محمد بن قاسم محمود غزنوی کی ہمت کی ضرورت نہیں اگر آپ انہیں جیسی ہمت سے کام
لیں تو آپ وزارت کو مجبور کر سکیں گے۔ ہر ایک مطالبہ آپکا منظور کرے ملزمین
کو سولی پر چڑھا جائے۔ مجرموں کو بھی سزا دے۔ بلوائیوں سے جرمانہ بھی وصول کرے۔
زائد پولیس بھی رکھے۔ تمہاری حفاظت کا تمہاری خواہش کے مطابق پورا سامان کرے
لیکن اگر آپ اسی طرح بھاگ بھگوڑے رہیں گے تو یقین جانئے کہ سب مقدمات بغیر
پیروی کے خراب ہو جائیں گے آپ کو ہر جگہ کچھ نہ ملیگا ہر طرح نقصان ہی نقصان
ہوگا۔ خُذُوا حِذْرَكُمْ وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ

قرآن شریف آپ کے ہاتھوں میں ایسی متبرک کتاب ہے جس میں آپ کے دینی و دنیاوی تمام
ضروریات کا سامان بتا دیا گیا ہے۔ ان دونوں آیتوں کو پیش نظر رکھیے آپ غفلت
میں نہ رہئے اپنے بچاؤ کا سامان اختیار کیجئے۔ دفاع کیلئے جو کچھ ہو سکے سامان مہیا کیجئے
بندوق کیلئے لائسنس کی ضرورت ہے نہ ہر شخص کو مل سکتا ہے نہ لائسنس ملنے پر بھی
ہر شخص بندوق خرید سکتا ہے۔ سیکڑے دس بندوقوں کا مطالبہ بھی میرے خیال میں
بہت زیادہ ہے۔ ۴۸ لاکھ مسلمان صوبہ بہار میں آباد ہیں تو چار لاکھ اسی ہزار
بندوقیں ہوئیں اوسط قیمت آجکل پانچسو۔ تو کیا صوبہ بہار کے مسلمان ۲۴
کروڑ روپئے بندوق کی خریداری پر صرف کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ مگر ہاں جس جس
لائسنس مل سکے اور بندوق خرید سکے۔ وہ لوگ ہرگز ہرگز اس سے غفلت نہ کریں

اس کے علاوہ جن اسلحہ پر لائیسنس نہیں اس کے رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ وہ بھی
دفاع کی نیت سے اپنی حفاظت کی قصد سے اس میں سستی کیوں ہے۔ پھر یہ خیال کیجیے
کہ ہندو کے چار ہاتھ پاؤں نہیں، آپ ہی کی طرح ان کی بھی دو ہی ہاتھ دو ہی پاؤں ہیں پھر
جہاں جہاں مقابلہ ہوا آپ ہی ڈر رہے اُن کی جماعت بھر کو بھاگنا پڑا۔ پروفیسر عبدالباری
صاحب کانگریسی ہونیکے باوجود ان کو چیلنج دیا تھا کہ اگر جوانمردی کا گمان ہے تو دس ہزار
بیس ہزار جوان تم منتخب کرو اتنے ہی تعداد میں مسلمان جوان بھی ہوں اور پانی پت یا اور
کسی میدان میں مقابلہ کرکے دیکھو قوت آزمائی کرلو" اسوقت کسی کی ہمت اس چیلنج کو قبول
کرنیکی نہ ہوئی اور اگر جرات کرتے تو اس تخیل کی غلطی معلوم ہوجاتی جو بعض عوام یا لیڈر سمجھتے
ہیں کہ دس کروڑ مسلمان کے ساتھ دس کروڑ ہندو کٹ جائیں گے جب بھی ہم بیس کروڑ
رہ جائیں گے۔ اور مسلمانوں کا نام ونشان بھی نہ رہیگا اس وقت پتا چل جاتا اور ہزار
افسوس کہنا پڑتا۔ ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ۔ پھر لگے پچھلے تاریخی شواہد اور
حال کے مشاہدہ ہونے پر بھی آپ خوف وہراس سے بھاگے جاتے ہیں۔ اور اپنے اسلاف
کے کارناموں پر پانی پھیر رہے ہیں۔ اپنے اور اپنی قوم کو ہمیشہ کیلئے ذلیل وخوار کررہے ہیں
بہار کے مسلمان جنھیں آپ اقلیت میں سمجھ کر بھاگ رہے ہیں ان کو اقلیت در اقلیت
میں مبتلا کررہے ہیں۔ اس وقت آپ کے خیال کے مطابق اگر دشمنوں کیلئے دال بھات
ہیں تو اور کم ہوجانے پر تو چٹنی ہوکر رہ جائیں گے اور اس کا سارا وبال آپ جیسے بزدل پست
ہمت بھاگنے والوں پر ہوگا۔ کیا آپ کی غیرت اسکی متقاضی ہے کہ آپ کے باپ دادا
نے تو دارالکفر میں آکر اسلام کا چراغ روشن کرکے خداوند قدوس کے یہاں سرخروئی حاصل
کی تھی آپ اپنے اس فعل سے دارالاسلام سے اسلام کا چراغ بجھا کر اس کو دارالکفر بناکر
خدا کے یہاں کالا منہ لیکر جائیے۔ کیا آپکی غیرت اسکی اجازت دیتی ہے کہ وہ مساجد جہاں
آپ اور آپ کے آباؤاجداد پنجوقتی نماز وتراویح تہجد میں اپنی پیشانی گھسا کرتے تھے

آپ ان کو ویران کرکے کافروں کے جوتوں کی ٹھوکر سے پامال کرنیکو چھوڑ جائیں کیا آپکی غیرت
اسکی اجازت دیتی ہے کہ بزرگوں کی وہ قبور متبرکہ جن پر آپ صندل اور چادر چڑھا کر اپنی سعادت
اور قلب و ایمان کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں آپ بھاگ کر ان کو کفار و مشرکین کی پامالی
اور تذلیل کیلئے چھوڑ جائیں کہ ان کے جانور اپنے پیشاب اور گوبر سے انہیں ناپاک کریں۔

مسلمانوں کو خوشخبری

میرے پیارے بھائیو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا
پس آگاہ سختی کے ساتھ ایک آسانی ہے۔ پھر اسی سختی کے ساتھ ایک اور آسانی ہے یعنی ایک
مصیبت پر دوگنی مسرت ہوتی ہے۔ کسی شاعر نے اسکو بہت اچھی طرح سمجھایا ہے:

اِذَا اشْتَدَّتْ بِكَ الْبَلْوٰی فَفَکِّرْ فِیْ اَلَمْ نَشْرَحْ ؛ فَعُسْرٌ بَیْنَ یُسْرَیْنِ اِذَا فَکَّرْتَهٗ فَافْرَحْ ؛

جب تیرے ساتھ آزمائش اور مصیبت سخت ہو تو گھبرانیکے عوض) سورہ الم نشرح
میں غور و فکر کرو اس سورت میں ایک سختی دو آسانیوں کے درمیان ہے۔ جب تم اس پر
غور و فکر کروگے تو فرحت و مسرت ہوگی اس میں شک نہیں کہ اواخر اکتوبر و اوائل نومبر ہمارے
بھائیوں کیلئے بہت ہی مصیبت کے دن تھے ان کے لئے واقعہ کربلا کا نمونہ تھا مگر اس
رنج و غم میں پورے ہندوستان کی مسلم آبادیوں نے جس ہمدردی اور غمخواری کا ثبوت دیا اور
بنگال پنجاب سرحد سندھ وغیرہ تمام صوبوں کے بڑے بڑے لیڈروں کا یہاں آنا
مصیبت زدوں سے ہمدردی کا ثبوت دینا ان کی ویران شدہ بستیوں کو جا کر دیکھنا
اور خونیں منظر کا نقشہ خود اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کرنا پھر صوبہ کے وزراء بلکہ مرکزی حکومت
کے اراکین و ممبران سے شدید حالات بیان کرنا حتی کہ خود وائسرائے بہادر کو بچشم خود دیکھنے
کیلئے لے آنا یہ سب آپکے زخم دل کیلئے نہایت مرہم کافور ہے۔ آپ خیال کر سکتے ہیں کہ
ان واقعات کا اثر ایک جاہل کندہ ناتراش پر کیا پڑتا ہے یقیناً ہنود کی بربریت و وحشت سے
انسان نما درندوں کی بہیمیت و سبعیت کا نقشہ اس کے آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے

پھر لکھے پڑھے تعلیم یافتہ قانون داں سیاست سے واقف وزراء پر کچھ اثر نہ ہوا یہ عقل سلیم اسے باور نہیں کر سکتی پھر اس طرف خان عبد الغفار خاں کا آنا ۱۳ جنوری سے ۲۴ جنوری تک ۱۱ روز مسلسل برباد شدہ جگہوں کو خود جا کر دیکھنا جمعیۃ العلماء کے وفد کا آنا اور تباہ شدہ علاقوں میں دورہ کرنا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ یہ سب باتیں بالکل بے اثر بے کار بے فائدہ ہیں ہرگز نہیں پھر دہلی میں بہار کے فسادات پر کانگریس کمیٹی کا سوچ بچار یہ محض لغو اور بے معنی باتیں ہیں ہرگز نہیں بلکہ یقیناً ان تمام باتوں کا نتیجہ مسلمانان بہار کے حق میں اچھا ہی ہوگا مگر ان ثمرات و برکات سے آپ اسی وقت متمتع ہو سکتے ہیں جب آپ اپنے کو بہاری بنائے رکھیں بہار کو اپنا وطن سمجھ کر اسکو آباد کریں ورنہ اگر آپ نے اپنے گھروں کی۔ محلّٰ و املاک کی۔ مساجد و خانقاہ کی۔ مقابر و آثار کی پرواہ نہ کی اور خود اپنے ہوتے سوتے پامالی و ویرانی کیلئے پیش کیا تو بہار کی تاریخ لکھنے والوں کیلئے یہ فیصلہ سخت مشکل ہوگا کہ بہار کی تباہی و بربادی اور مسلم کشی میں ہندوؤں کا ہاتھ زیادہ رہا یا آپ جیسے بھاگنے والے بزدل مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ سبحانہ سورہ نساء میں فرماتا ہے۔ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ یعنی اور اگر ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو تھوڑے ہی ایسا کرتے۔ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر جلد ششم میں اخراج عن الدیار کو تحریر فرماتے ہیں:۔ هٰذَا مِمَّا يَشُقُّ عَلَى الْاِنْسَانِ حَتّٰى اَنَّهُ تَعَالٰى وَلِذٰلِكَ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مُسَاوِيًا لِلْقَتْلِ فِيْ قَوْلِهٖ اَنِ اقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ یعنی گھر سے بے گھر وطن سے بے وطن کیا جانا انسان پر بہت شاق اور ناقابل برداشت کام ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسکو قتل کے مساوی قرار دیا اور دونوں باتوں کو برابر کرکے فرمایا کہ ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنی جان کو قتل کر دو یا گھر سے باہر نکل جاؤ تو خالص مسلمان مخلص لوگ بھی بجز تھوڑے کے ان دو باتوں میں سے ایک کام صوبہ بہار میں دشمنوں نے کیا جسکی سفاکی بربریت درندگی

کا ڈھول نہ صرف ہندوستان بلکہ غیر ممالک یورپ امریکہ افریقہ مصر شام ترک عرب وغیرہ
اطراف عالم میں پٹ گیا۔ اور جن کو اپنے پرائے سب نفرت وحقارت کی نگاہ سے دیکھتے
ہیں جن کو مسلمانوں کی جان کی قدر نہیں وہ بھی سمجھتے ہیں کہ اس سے ہندوؤں کی آزادی
سے نااہلیت ثابت ہوگئی اور اس نے سو برس کیلئے ہندوستان کو اور غلامی میں جکڑ دیا۔
لیکن دوسری چیز جو اس کے مساوی ہے اور نہ صرف میرے نزدیک بلکہ تمام علماء کرام
کے نزدیک رسول اللہ کے نزدیک خداوند عالم کے نزدیک خود اپنے ہاتھوں ہم اپنی آپ وہ سزا
گزرہے ہیں کہ گھر بار سب چھوڑ چھاڑ بنگال یا سندھ بھاگے جا رہے ہیں یا ہمارے نامہرباں
مہرباں بننے والے ہم کو بھگا رہے ہیں۔ ان دونوں میں زیادہ ظلم وستم کس کا ہے اس کا فیصلہ
بہت مشکل ہے البتہ اس جگہ ایک تاریخی واقعہ مجھے یاد آگیا ہے اس سے اس فیصلہ میں شاید
آسانی ہو۔ کسی شہر میں ایک شخص ایسا تھا جس کو تین شخصوں سے عداوت و مخالفت تھی اور
یہ اس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ روزانہ رات کے وقت جب سب لوگ تہجد کی نماز پڑھنے
کو اٹھتے تھے۔ اس وقت یہ شخص مسجد میں ان لوگوں کو نام بنام گالیاں دیا کرتا تھا۔ اتفاق
وقت کہ ان تینوں کو خبر ہوگئی وہ سویرے ہی سے اس مسجد میں آکر چھپ رہے۔ جب تہجد
کا وقت ہوا اور اس نے اپنے روزمرہ کا وظیفہ شروع کیا اور ایک کا نام لیکر گالیاں دینی
شروع کی تو اس نام والے نے جوتا سنبھالا دوچار دس بیس لگانا شروع کیا جب برداشت
نہ ہوا تب بولا آپ کو نہیں میں فلاں شخص کو دیتا ہوں چنانچہ دوسرے کا نام لیکر گالیاں دینے
لگا دوسرے ذرا اور کڑے تھے انہوں نے چالیس پچاس کسکر لگایا تو ہوش ٹھکانے ہوئے
کہا میں معافی چاہتا ہوں آپکو نہیں میں فلاں شخص کو گالیاں دیتا ہوں اور تیسرے صاحب
کو صلواتیں سنانی شروع کی۔ اسکو سن کر وہ پل پڑے اور انہوں نے اپنے حصے کے مطابق
بے گنے لگانا شروع کیا تو تنگ آکر چلا اٹھا دہائی ہے مولائے کائنات کی دشمن آگئے ہیں
مدد کیجئے مولائے کائنات کی بزرگی کا کون منکر ہو سکتا ہے فوراً تشریف لے آئے اور پوری

داستان سن کر فرمایا نالائق میرے سامنے میرے دوستوں کو برا کہہ رہا ہے میرے مخلصوں کو گالیاں دے رہا ہے یہ کہا اور جڑ سے ناک کاٹ لی اور تشریف لیگئے صبح کے وقت لوگ عیادت کو آئے تو تینوں دشمنوں کے زدوکوب کے واقعات سن کر بولے واقعی تم بڑے بیہودہ ہو نالائق ہو دشمنوں کے ہاتھوں پیٹتے رہے اور مولائے کائنات کو مدد کیلئے نہ بلایا تب وہ چھپا رکھی ہوئی ناک اُن لوگوں کے سامنے رکھکر بولا اور یہ ناک کس نے کاٹی ناک تو مولائے کائنات ہی نے کاٹی دشمن تو جوتے ہی مار کر چلے گئے ہمیشہ ہمیشہ کو داغی تو مولائے کائنات لگا کر دیا۔ ہماری داستان مصیبت بھی اُس بیچارے سے کچھ کم نہیں۔ سہودکا کام تو عذاب بانی اور وقتی تھا اس کا غم اور صدمہ ضرور ہے جن جن مسلمانوں کو جام شہادت پینا تھا پیا ابدی حاصل کی ۔ وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ لیکن ان دشمنوں سے زیادہ مضر ہمارے لئے تو ہمارے مخلص ثابت ہوئے جنہوں نے ہمیں گھر سے بے گھر کیا مہاجر کا نام دے کر لایا مہاجر کا کپڑا پہنایا مصیبت زدوں کی صف میں ہمیں بھی لیجا کر کھڑا کر دیا اپنے صوبہ میں رہنے تو جس حکومت نے ہمارے بچانے میں کوتاہی کی تھی اُسی کے سر بٹتے نکال باہر کر تو مسلم حکومت کا کروڑوں روپیہ ہم لوگوں پر خرچ کرایا اور اس صوبہ کی وزارت کو اس بوجھ سے سبکدوش کیا ۔ خیر بہر کیف ان کی نیت اچھی ہے اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے

خلاصۃ الکلام وسک الختام

یہ ہے کہ جو لوگ اُن بستیوں کے رہنے والے ہیں جہاں فسادات ہوئے ان کے اعزہ شہید کئے گئے اُن کی چیزیں لوٹی گئیں اُن کے مکانات جلائے گئے وہ پریشان حال ہیں ایسے لوگوں کا اُن جگہوں سے ہٹ جانا بالکل عقل سلیم کے مطابق ہے ان لئے زیادہ بہتر تو یہی ہے کہ وہ صوبہ ہی کی پناہ گاہوں میں اقامت گزیں ہوں اور جب وزارت اُن کا تسلی بخش انتظام اور تلافی نقصانات کرے اُن کی خواہش کے مطابق

بڑی بستیوں میں پاکٹ آبادی قائم کرسکے ان کے لیے مکانات نہ ہوا سے ان کی حفاظت
کیلئے کافی اعتمادی پولیس نہ رکھے وہ لوگ وزارت ہی کے نظم ونسق میں اپنی ضروریات زندگی
پوری کریں۔ مدرسہ اسلامیہ شمس الہدی کیمپ یا دیگھا یا پھلواری کیمپ میں رہیں اور اگر
دوسرے لوگ بھی ہاتھ بٹائیں تو بہتر۔ یتیم بچے پٹنہ کے یتیم خانہ میں داخل ہوں یا بریلی مرادآباد
میرٹھ کانپور کلکتہ یتیم خانوں میں جہاں کے مہتممین ان لوگوں کو بلا رہے ہیں وہاں جاکر
تعلیم حاصل کریں اوقات ضائع نہ کریں بیواؤں کیلئے بھی ہمدرد مسلمانوں نے مختلف
قسم کے سامان کئے ہیں پٹنہ وغیرہ اپنے صوبہ میں اگر ان کے انتظامات نہ ہو سکیں تو مجبوراً
صوبہ بہار کے باہر جا سکتی ہیں دوسرے صوبہ میں بھی مسلمان ان کی خدمت کیلئے تیار ہیں ایسے
ہی لوگوں کیلئے رلیف کیمپ ایسے ہی لوگوں کی مدد کیلئے مسلمانوں نے ہر جگہ سے روپیے
پیسے کپڑے کمبل وغیرہ بھیجے ہیں اور بھیج رہے ہیں مال مذکور دل سے ان مصیبت زدہ
مردوں عورتوں بچوں کو نفع اٹھانا اور اپنے صحیح مصرف میں لانا ہم اور یہ اہل ثروت
چندہ دہندگان کی نیت کے مطابق اور قواعد شرعیہ کے موافق ہے۔ مگر وہ لوگ
جو ضلع مونگیر میں تھے جہاں مسلمانوں کی اکثریت یا ان کی قوت و شوکت یا اسلحہ و ہمت یا
انتظام حکومت کی وجہ سے بالکل امن و امان میں رہے نہ ان کا جانی نقصان ہوا نہ مالی
نہ کسی اندیشہ و خطرہ میں ہیں محض بزدلی برت کر ہمت ہار کر دل سے دہشت انگیز فسانہ
گڑھ کر یا کسی بے وزن بے قدر شخص کے کہدینے کر اپنی سہولت دیہی شہری آبادی یا گنجان
سکونت کو چھوڑ کر بنگال یا سندھ کی راہ اختیار کر رہے ہیں۔ آپ کا یہ فعل خلاف شرع مطلق
مسلمانوں کی شان و عزت سب کے خلاف اور نہ صرف اپنے کو پریشانی میں ڈالنا ہے
بلکہ اپنے ساتھ صوبہ بہار کے مسلمان بھائیوں کو مصیبت اور اسلام اور دنیا کو ذلت میں
مبتلا کرنا کفار و مشرکین کو اپنے اوپر ہنسانا ہے علاوہ بریں شرعی نقطہ نگاہ سے بھی
مصیبت زدہ لوگوں کیلئے جو چیزیں آپ میں رکھیں اور جو چیزیں بھیجی ہیں ان میں ناجائز

طور پر حصہ دار بننا اُن کے لئے آئے ہوئے مال کو غصب کر کے کھانا یا حکومت بنگال
کو خواہ مخواہ زیر بار کرنا ہے۔ آپکو معلوم ہے کہ اس میں غریبوں نے چندہ دیا ہے بیواؤں نے
امداد دی ہے۔ یتیم بچوں نے اپنا پیٹ کاٹ کر ایک وقت بھوکے رہکر ناشتہ چھوڑ کر
گوشت ترکاری مزیدار کھانوں سے منہ موڑ کر صرف دال بھات پر اکتفا کر کے رقمیں
بھیجی ہیں آپ خود انصاف کریں کہ کیا ایسے لوگ جن کا ذرہ برابر بھی نقصان
نہیں ہوا ہے ان کو ایسی رقموں اور چیزوں کو اپنے صرف میں لانا اور ان سے
نفع اٹھانا کیونکر جائز ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کے قلوب میں
طمانیت و سکون عطا فرمائے۔ اور خوف و ہراس دلوں سے دور کرے۔

اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاخْذُلِ الْکَفَرَۃَ
وَالْمُشْرِکِیْنَ وَشَتِّتْ شَمْلَھُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَھُمْ وَزَلْزِلْ
اَقْدَامَھُمْ وَخُذْھُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ آمین ثم آمین۔

فقیر ظفر الدین قادری رضوی غفرلہٗ
۲ ربیع الاول شریف سنہ ۱۳۶۶ھ